برداشت
سنّتِ انبیا ہے

19-November-2026

(For Islamic Brothers)

ہند بھر میں دعوت اسلامی (انڈیا) کے ہفتہ وار
اجتماعات میں ہونے والا بیان



19 نومبر 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 09 جمادی الاخری 1448ھ)

کو ہند بھر میں دعوتِ اسلامی انڈیا کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

برداشت سُنّتِ انبیا ہے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... تسلی دینے والے آقا صفحہ: 5

✿... درد کا احساس نہ ہوا صفحہ: 9

✿... قُوّتِ برداشت کی انوکھی مِثال صفحہ: 12

✿... جاؤ! تم سب آزاد ہو...! صفحہ: 19

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ اَحمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(معجمِ کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود | بار بار اور بے شمار دُرود
ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں | آپ خوش ہو کے بار بار دُرود
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹی...!!خوف مت کرو...!!

صَحابیِ رسول حضرت مُنِیب اَزْدِی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اِسلام قبول کرنے سے پہلے میں نے اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گِرد لوگ جمع تھے، آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہو! اور فلاح پا جاؤ...!! لوگ (آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی صاف اور سچی بات پر غور کرنے اور اِسلام قبول کر کے جہنّم سے آزادی پانے کے بجائے اُلٹا) ظلم ڈھا رہے تھے۔ مَعَاذَ اللہ! کوئی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر مٹی پھینکتا اور کوئی گالیاں دیتا۔ دوپہر تک یہی مُعَامَلہ رہا۔ پھر جب سب لوگ اِدھر اُدھر چلے گئے تو ایک خاتون بڑے پیالے میں پانی لے کر حاضِرِ خدمت ہوئیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مُبارَک دُھلایا۔ میں نے

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

وہاں مَوْجُود لوگوں سے ان خاتون کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: **یہ ان (یعنی رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی بیٹی زینب ہیں۔**[1]

اِسی طرح کا ایک واقعہ حضرت حارِث بن حارِث رَضِیَ اللہُ عنہ سے بھی مَروی ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ جب لوگ اِدھر اُدھر چلے گئے تو حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عنہا روتی ہوئی حاضِر ہوئیں، ان کے ہاتھ میں ایک پیالہ پانی اور رومال تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پیالہ لے کر پانی پیا اور وُضو کیا، پھر سرِ اقدس اُٹھا کر بی بی زینب رَضِیَ اللہُ عنہا کی طرف دیکھا اور فرمایا: **بیٹی! ہرگز یہ خوف مت کرو کہ یہ لوگ تمہارے والِد پر غالِب آجائیں گے۔**[2]

کوئی گالی سناتا تھا، کوئی پتھر اُٹھاتا تھا	کوئی توحید پر ہنستا تھا، کوئی منہ چڑاتا تھا
مگر وہ منبعِ حِلم و صفا خاموش رہتا تھا	دُعائے خیر کرتا تھا، جفا و ظلم سہتا تھا

(شاہنامۂ اسلام، حصہ: اول، ص118 ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی راہ میں تکالیف برداشت کرنا سُنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِسلام کی خاطِر کیسی کیسی تکالیف اُٹھائیں! یہ سب کچھ کھل کر نیکی کی دعوت شروع کرنے کے بعد ہوا۔ لہٰذا جب بھی کسی کو نیکی کی دعوت دینے اور اس کے سبب کوئی تکلیف اُٹھانی پڑ جائے تو مکی مدنی آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی راہِ تبلیغِ اِسلام میں پیش آنے

1... معجم کبیر، جلد:9، صفحہ:70، حدیث:17193 ملتقطاً۔
2... معجم کبیر، جلد:9، صفحہ:382، حدیث:18485 مفہوماً۔

والی تکالیف کو یاد کر کے اللہ پاک کا شُکر ادا کیجئے کہ اس نے دین کی خاطر سختیاں جھیلنے والی سُنّت ادا کرنے کی سعادت بخشی۔ اس طرح اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! شیطان ناکام ونامراد ہو گا اور صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔

یقیناً راہِ خُدا میں تکلیفیں اُٹھانا بھی **سُنّت** اور ان پر صبر کرنا بھی **سُنّت** اور باوُجود سخت ترین مشکلات کے نیکی کی دعوت کا سلسلہ جاری رکھنا بھی **سُنّت** ہے۔[1]

سنّتیں عام کریں، دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے!

مَحْبُوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اطمینان

پیارے اسلامی بھائیو! مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سیرت کا یہ ایک واقعہ جو ہم نے سُنا، اس واقعے میں ایک اَہَم سیکھنے کی بات جانتے ہیں کیا ہے؟ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اطمینان، نیک اُمّید اور اس بات کا سچّا اور پکّا یقین کہ ایک دِن آئے گا جب اِسلام کا بول بالا ہو جائے گا۔ کتنے کمال کی بات ہے...!! ❁ لوگ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گِرْد جمع ہیں ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نیکی کی دعوت دے رہے ہیں ❁ سمجھا رہے ہیں ❁ جنّت کی طرف بُلا رہے ہیں اور سامنے سے لوگ مَعَاذَ اللہ! ❁ گستاخیاں کر رہے ہیں ❁ کوئی گالیاں بَک رہا ہے ❁ کوئی مٹی اُٹھا کر جسمِ پاک پر ڈال رہا ہے، اس کے باوُجُود جب شہزادی صاحبہ حضرت بی بی زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا روتی ہوئی حاضِر ہوتی ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کتنے یقین اور اطمینان کے ساتھ فرماتے ہیں: **بیٹی! ہرگز یہ**

1... بھیانک اُونٹ، صفحہ: 6۔

خوف مت کرو کہ یہ لوگ تمہارے والِد پر غالِب آجائیں گے۔

گویا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اس سفر کا نتیجہ دیکھ رہے تھے، آپ جانتے تھے کہ ❁ یہ راستے کی ابتدا ہے ❁ آخِرِ کار یہ مشکلات ختم ہو جائیں گی ❁ یہ تکلیفوں کے دِن انجام کو پہنچیں گے ❁ پھر وہ وقت بھی آئے گا، جب ہر زبان پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی صدائیں ہوں گی، لوگ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پر جان بھی لُٹایا کریں گے۔

اگرچہ لوگ آج اسلام پر ایماں نہیں لاتے!
خدائے پاک کے دامانِ وحدت میں نہیں آتے!
مگر نسلیں ضرور ان کی اسے پہچان جائیں گی
درِ توحید پر اک روز آکر سر جھکائیں گی

(شاہنامہ اسلام، حصہ اوّل، صفحہ:138)

تسلی دینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک اور سیکھنے کی بات عرض کروں؛ عام طَور پر جب آدمی مشکل میں ہوتا ہے نا...!! مثلاً ❁ کاروبار میں نقصان ہو گیا ❁ چوری ہو گئی ❁ کسی کام میں ناکامی ہو گئی ❁ امتحان میں فیل ہو گئے ❁ کسی مُعَاملے میں مشکلات آگئیں۔ ہمارے ہاں الحمد للہ! عاشقانِ رسول نیکی کی دعوت دیتے ہیں، قافلوں میں سَفَر کرتے ہیں، بعض دفعہ اس رَستے میں مشکلات آجاتی ہیں ❁ لوگوں کے طعنے سننے پڑ جاتے ہیں، اب ایسے موقع پر ہوتا کیا ہے؟ لوگ ہمیں تسلی دے رہے ہوتے ہیں، مثلاً ❁ دیکھو بھائی! مشکلات زندگی کا حصّہ ہیں ❁ گھبراؤ نہیں، مشکل کے ساتھ ہی آسانیاں آتی ہیں ❁ دِل پہ صدمہ نہ لو! اللہ پاک بہتر فرمائے گا۔

مگر یہاں مُعَاملہ دیکھئے! تکلیف پیارے مَحْبُوب کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو پہنچی ہے، لوگ جھٹلا رہے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم انتہائی خواہش رکھتے ہیں کہ لوگ کلمہ پڑھیں اور جنّت کے حق دار بن جائیں مگر لوگ اُلٹا گستاخیاں کر رہے ہیں، ہمارے ہاں کے عام دستور کے مطابق بنتا تو یہ تھا کہ کوئی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتا مگر قربان جایئے! یہ سب کو تسلی دینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہیں، یہ دِلوں کی ڈھارس بندھانے والے کریم ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم دِل سے اتنے مطمئن ہیں کہ شہزادی صاحبہ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمارہے ہیں کہ بیٹی خوف مت کرو! میرا بھی دِل مطمئن ہے، تم بھی مطمئن رہو! یہ مشکل گھڑی ہے، کٹ جائے گی، پھر اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک اسلام کو غلبہ اور عروج عطا فرمادے گا۔

آسانی کا انتظار بھی عِبَادت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ جو دِل کا اطمینان اور سکون ہے، افسوس کے ساتھ یہ ہمارے ہاں ختم ہوتا جارہا ہے، ہم لوگ بہت جلد اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، یہ بہت بارِیک اور سمجھنے کی بات ہے، اس دُنیا میں جو بھی کام ہوتا ہے نا، اس کا ایک ٹائم پیریڈ، ایک وقت مقرر ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ (پارہ:13، سورۂ رعد:38)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: ہر وعدے کیلئے ایک لکھی ہوئی (مُدّت) ہے۔

یعنی یہ بات اللہ پاک کے ہاں طے ہے کہ کون سا کام کیسے اور کب پُورا ہونا ہے۔[1]

1... تفسیر نظم الدرر، پارہ:13، سورۂ رعد، زیر آیت:38، جلد:4، صفحہ:160۔

بعض کاموں کے وقت تو ہمارے ہاں بھی مُقرّر ہوتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ایک وقت وہ ہے، جو اللہ پاک کے ہاں مقرر ہے، ہم لوگ اس وقت کے پُورا ہونے کا انتظار نہیں کرتے، اس سے پہلے ہی اکتا جاتے ہیں ❁ ہم سگنل پر کھڑے ہیں، یہ پتا ہے بلکہ سگنل کے ساتھ ہی ٹائمر بھی لگا یا ہوا ہے، سیکنڈز چل رہے ہیں، ہم دیکھ بھی رہے ہیں مگر اکتا جاتے ہیں، ایک آدھ منٹ ہم انتظار نہیں کر پاتے ❁ کہیں ٹریفک جام ہو گئی، یہ پتا ہے کہ ٹریفک اپنے وقت پر ہی کُھلے گی لیکن انتظار نہیں کر پاتے، ہارَن پر ہارَن بج رہے ہوتے ہیں، غُصّے میں لال پیلے ہو جاتے ہیں، بعض لوگ تو بس اندر ہی اندر کُڑھ رہے ہوتے ہیں، لوگوں کو بُرا بھلا کہہ رہے ہوتے ہیں اور بعض نادان تو گالیاں بھی نکال رہے ہوتے ہیں ❁ اسی طرح بیمار ہو گئے، اس بیماری سے کس وقت شِفا ملنی ہے، یہ اللہ پاک کے ہاں طے ہے، ہم شکوے کریں یا صبر کریں، شِفا اسی وقت ملنی ہے ❁ کاروبار شروع کیا، اس میں ترقی کب ملے گی، اللہ پاک کے ہاں وقت مقرر ہے مگر ہمارا یہ ذِہن ہوتا ہے کہ آج دُکان بنائی، کاروبار شروع کیا، کل لاکھوں کی آمدن شروع ہو جائے۔

اور بھی یونہی سوچتے چلے جایئے! بہت ساری مثالیں سامنے آجائیں گی، کہنے کا مقصد صِرْف یہ ہے کہ یہ جو بے اطمینانی کی کیفیت ہے، کسی کام کو پُورا کرنے کیلئے، کسی سَفَر میں منزل تک پہنچنے کیلئے، کسی بھی مُعَاملے میں کامیابی کی سیڑھی چڑھنے کیلئے جو ایک ٹائم پیریڈ ہوتا ہے، ہم اس ٹائم پیریڈ کو پُورا کرنے سے پہلے ہی اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، پھر یہ اکتاہٹ بے صبری کا ذریعہ بنتی ہے، پھر یہ بے صبری ہمیں ناکامی تک لے جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس اکتاہٹ کو اپنے اندر سے ختم کریں، جب یہ اکتاہٹ ختم ہو جائے گی تو صبر بھی آجائے گا، برداشت بھی آجائے گی اور اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! کامیابیاں بھی نصیب ہو جائیں گی۔

بہت خوبصُورت حدیثِ پاک ہے، پیارے نبی، سچّے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ **یعنی آسانی ملنے کا انتظار کرنا اَفْضَل عِبادت ہے۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! ❁ سگنل بند ہے، مجھے جلدی ہے، صبر کیجئے! ثواب ملے گا ❁ غربت آگئی، تنگدستی آگئی، صبر کے ساتھ آسانی کا انتظار کیجئے! ثواب ملے گا ❁ بیمار ہوگئے، صبر کے ساتھ شِفا کا انتظار کیجئے! ثواب ملے گا ❁ امتحان میں ناکام ہوگئے، اگلی بار خُوب محنت کر کے امتحان دیجئے! صبر کے ساتھ کامیابی کا انتظار کیجئے! ثواب ملے گا ❁ حالات بے قابُو ہوگئے، صبر کے ساتھ انتظار کیجئے! ثواب ملے گا۔ غرض کہ کوئی بھی مشکل ہے، پریشانی ہے، ناکامیوں کا مُنہ دیکھنا پڑ رہا ہے، صبر کیجئے! صبر کے ساتھ آسانی ملنے کا انتظار کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ثواب ملے گا۔

مؤمن کا حال عجیب ہے...!!

حدیثِ پاک میں ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مؤمن کا حال عجیب ہے، اس کا سارا مُعاملہ ہی بھلائی والا ہے، جب اسے خوشی ملتی ہے تو شکر کر کے ثواب کمالیتا ہے، جب مشکل، پریشانی، مصیبت آتی ہے تو صبر کر کے ثواب کمالیتا ہے۔[2]

چُپ رِہ سِیں تَا مَوتی مِلْ سَنْ، صَبْر کَرِیں تَا پِیْرے
پَاگَلاں وَانْگُوں رَوْلَا پَاوِیں، نَہ مَوْتی نَہ پِیْرے

وضاحت: اگر تکلیفوں پر خاموشی کے ساتھ صبر کرتے رہے تو اِنْ شَآءَ اللہ! ثواب بھی ملے گا اور انعام بھی، اور اگر بے صبری کا مُظاہِرہ کیا، تو تکلیف جانے سے رہی، اُلٹا ثواب بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

1... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی انتظار الفرج... الخ، صفحہ: 817، حدیث: 3571 ملتقطاً۔
2... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب المؤمن امرہ... الخ، صفحہ: 1144، حدیث: 2999۔

نظر خُدا پر رکھئے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے حدیثِ پاک سُنی، اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ یعنی آسانی کا انتظار کرنا اَفْضَل عِبادت ہے۔

حیرت کی بات ہے، اس انتظار کو اَفْضَل عِبادت کیوں کہا گیا؟ امام ترمذی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی بڑی ایمان افروز حکمت لکھی ہے، فرماتے ہیں: جو بندہ صبر کے ساتھ، دِلی اطمینان کے ساتھ آسانی آنے کا انتظار کر رہا ہوتا ہے، اس کی نظر اَصْل میں ظاہِری اسباب پر نہیں ہوتی، اس کی نظر مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب (یعنی اسباب کو بنانے والے رَبِّ رحمٰن) پر ہوتی ہے، اور یہ بات (یعنی نگاہیں اسباب سے ہٹا کر مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب کی طرف لگا دینا) کامِل ایمان کی نشانی ہے، اس لئے فرمایا: **صبر و تحمل کے ساتھ آسانی آنے کا انتظار کرنا افضل عبادت ہے۔**[1]

درد کا احساس نہ ہوا

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ علیہا جو اپنے وقت کی بہت بڑی وَلِیَّہ کامِلہ ہیں، بہت اُونچے رُتبے والی ہیں، ایک مرتبہ اچانک کہیں سے اینٹ گِری اور آکر آپ کے سَر میں لگی، سَر پھٹ گیا، خُون بہنے لگا۔

اب ہمارے ہاں جب ایسا موقع ہوتا ہے تو بندہ **ہائے، ہُو** تو کرتا ہی ہے، دَرْد بھری آوازیں تو نکلتی ہی ہیں مگر کمال دیکھئے! ان اللہ والوں کا تعلق دیکھئے اللہ پاک کے ساتھ کتنا مضبوط تھا، حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ علیہا کے سَر پر اینٹ لگی، سر پھٹ گیا، خُون بہنے لگ گیا مگر آپ نے اس پر کوئی بھی منفی تاثُّر (ری ایکشن ***Reaction***) نہیں دیا۔ کسی نے حیرت سے

1...نوادرُ الاصول، الاصل السادس و الخمسون و المائۃ...الخ، جلد:1، صفحہ:423۔

پوچھا: کیا آپ کو تکلیف نہیں ہوئی؟ فرمایا: اینٹ گری ہے تو اللہ پاک کے اِرادے سے، میرے سَر پر لگی تو بھی اللہ پاک کے اِرادے سے یعنی یہ اینٹ کا گرنا بتا رہا ہے کہ اللہ پاک کا اِرادہ مجھ سے متعلق ہوا ہے، اس بات سے خُوشی ہی اتنی ہوئی کہ تکلیف کی طرف دھیان ہی نہیں گیا۔[1]

جِ سَوہْنَا مِیرِے دُکھ وِچ رَاضِی
تَے میں سُکھ نُوں چُلّے پاواں

وضاحت: اگر اللہ پاک کو یہی منظور ہے کہ میں آزمائش میں رہوں، پھر مجھے راحت کی کوئی ضرورت نہیں، میں اللہ پاک کی رضا پر راضی ہوں۔

واہ کیا شان ہے اللہ والوں کی...!! معلوم ہوا؛ ❁ مشکل آئے ❁ پریشانی آئے ❁ تکلیف آئے ❁ غربت آئے ❁ بیماری آئے ❁ کچھ بھی ہو ❁ نظر رَبِّ کریم کی طرف رکھئے! برداشت کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی بلکہ تکلیف ہی میں مزہ آنے لگے گا۔

جو رَبّ نے چاہا، وہ ہُوا...!!

حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے خادِمِ خاص ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے 10 سال پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں گزارے، ان سالوں میں ایک بار بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا: **اے انس! یہ کام کیوں کیا؟ نہ یہ فرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا؟**[2] مزید فرماتے ہیں: اگر کبھی مجھ سے کوئی نقصان ہو جاتا، کوئی برتن وغیرہ گر کر ٹُوٹ جاتا، اس پر گھر میں کوئی مجھے ڈانٹتے

1... الکواکب الدریۃ، الطبقۃ الثانیۃ، حرف الراء، جلد:1، صفحہ:270۔
2... بخاری، کتاب الادب، باب حسن الخلق والسخاء... الخ، صفحہ:1504، حدیث:6038۔

لگتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم فرماتے: اسے چھوڑ دو! فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ لَکَانَ اگر کچھ اور مقدر میں ہوتا تو وہ ہوتا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ بڑے کمال کی بات ہے، ہمارے ہاں گھروں میں ان باتوں پر اچھے خاصے جھگڑے ہو جاتے ہیں ❁ بچے کے ہاتھ سے برتن چُھوٹ کر گِرا، ٹُوٹ گیا، اس پر مائیں غُصّہ ہو جاتی ہیں، والدین ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں ❁ زوجہ سے کوئی غلطی ہو گئی، کپڑے پریس کرتے ہوئے، جل گئے ❁ کپڑے دھونے میں کمی رہ گئی، کوئی ہلکا سا داغ رہ گیا۔ ہمارے ہاں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھروں میں لڑائیاں ہوتی ہیں، جھگڑے چِھڑ جاتے ہیں ❁ چھوٹے بھائی سے کوئی غلطی ہو گئی ❁ چھوٹا موٹا نقصان ہو گیا ❁ دُکان میں کوئی نقصان ہو گیا، پنکھا جل گیا، لائٹ خراب ہو گئی...!! الغرض کسی بھی قسم کا کوئی نقصان ہو گیا، تو ہم سے برداشت نہیں ہوتا...!!

ایسے اور بہت سارے مُعَاملات ہمارے ہاں نارمل زندگی میں عموماً ہوتے رہتے ہیں، ایسے معاملات میں نظر تقدیر پر رکھیں ❁ جب ہم مانتے ہیں کہ اللہ پاک کی مرضی کے بغیر پتّا بھی نہیں ہِل سکتا تو چائے ہمارے کپڑوں پر کیسے گِر سکتی ہے؟ ❁ کپڑے کیسے جل سکتے ہیں؟ ❁ کار کی لائیٹ کیسے ٹوٹ سکتی ہے؟ یہ تقدیر غالِب آتی ہے اور اس میں ہمارا امتحان لیا جارہا ہوتا ہے کہ ہم اس پر صبر اور برداشت کرتے ہوئے حُسنِ اَخلاق کا مظاہَرہ کرتے اور ثواب کماتے ہیں یا بد اَخلاقی کا مظاہَرہ کر کے اپنے بُرا ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر صبر کرنا چاہئے۔ اگر ہم نظر تقدیر پر رکھیں گے، اگر یہ سوچ بنائیں گے کہ اللہ پاک کا ارادہ ہوا، تبھی یہ تکلیف پہنچی، اگر اللہ پاک نہ چاہتا تو ہر گز ہر گز مجھے تکلیف نہیں پہنچ سکتی تھی تو اس کی

1... مکارم الاخلاق للخرائطی، جلد:1، صفحہ:203، حدیث:71۔

برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! برداشت کرنا بھی آسان ہو جائے گا اور ہم ثواب کے حقدار بھی بن پائیں گے۔

قُوّتِ برداشت کی انوکھی مِثال

پیارے اسلامی بھائیو! یہ جو مثالیں میں نے عرض کیں اور عموماً ہمارے ہاں جن پر بڑے بڑے جھگڑے ہو جاتے ہیں، یہ تو بہت معمولی باتیں ہیں، حقیقت میں حِلْم کسے کہتے ہیں؟ اَصْل میں برداشت کس چیز کا نام ہے؟ آیئے! میں آپ کو ایک خوبصُورت واقعہ سُناتا ہوں۔ حضرت اَحْنَف بن قَیْس رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں، یعنی وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کی صحبت کا فیض پایا ہے۔ آپ حِلْم میں بڑے مشہور تھے، بہت ہی حِلْم والے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کہیں سے گزر رہے تھے تو کسی نے آپ کو گالی دِی۔

اب ہمارے ہاں تو ایک گالی کے جواب میں جب تک 10 گالیاں نہ دے دی جائیں، لوگوں کو سکون نہیں ہوتا مگر یہ تابعی تھے، نیک بندے تھے، کسی نے گالی دِی، آپ نے اس کی طرف تَوَجُّہ ہی نہیں کی، اپنے رستے چلتے رہے۔ وہ گالی دینے والا جو شخص تھا، وہ پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گیا، آپ آگے آگے چل رہے ہیں، وہ گالیاں دیتا ہوا، پیچھے پیچھے چل رہا ہے۔ آپ اس کی گالیاں سُنتے گئے، خاموشی کے ساتھ چلتے گئے، جب اپنے قبیلے کے قریب پہنچے تو رُک گئے۔ اُس شخص کی طرف چہرہ کیا، فرمایا: اگر تمہارے دِل میں کچھ باقی ہے تو ابھی کہہ لو کیونکہ میرے قبیلے میں میرے چاہنے والے اگر تمہاری باتیں سنیں گے تو خطرہ ہے کہ تمہیں تکلیف نہ پہنچا دیں (لہٰذا جتنی گالیاں دینا چاہتے ہو، یہیں کھڑے ہو کر دے لو، میں سُن رہا ہوں)۔ آپ کی یہ بات سُن کر وہ شخص شرم سے پانی پانی ہو کر واپس چلا گیا۔[1]

1... احیاء العلوم، کتاب ریاضۃ النفس، بیان علامات حسن الخلق، جلد: 3، صفحہ: 91 بتصرف۔

ویسے اگر ہمارے آج کے ماحول کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ بھی بڑے کمال کا حِلْم ہے، اتنی برداشت جس کا مظاہرہ حضرت اَحْنَف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا ہے، اس کا 10 فیصد حصّہ بھی ہمیں نصیب ہو جائے تو ہمارے مُعاشرے میں اَمن قائِم ہو سکتا ہے، گھروں کا ماحول سکون والا ہو سکتا ہے، دِلوں میں محبتیں بڑھ سکتی ہیں مگر جو حیرانی کی بات ہے... وہ اس سے آگے ہے۔ سنیئے! یہ حضرت اَحْنَف بن قَیْس رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جن کا اپنا حِلْم اتنا اعلیٰ تھا، آپ سے کسی نے پوچھا: آپ نے یہ حِلْم کہاں سے سیکھا؟ اتنی برداشت آپ میں کیسے آگئی؟ فرمایا: یہ صحابیِ رسول حضرت قَیْس بن عاصِم رَضِیَ اللہُ عنہ کی صحبت کا فیضان ہے۔ آپ انتہائی حِلْم والے تھے، ایک مرتبہ میں نے انہیں دیکھا؛ آپ اپنے گھر کے باہَر تشریف فرما تھے، لوگ آپ کے ارد گرد جمع تھے اور آپ لوگوں کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے، اچانک کچھ لوگ آپ کے پاس حاضِر ہوئے، اُن کے پاس ایک نوجوان کی لاش تھی (یعنی ایک میّت کو انہوں نے کندھوں پر اُٹھایا ہوا تھا)۔ ساتھ ہی ایک دوسرا نوجوان تھا، جس کے ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ اب برداشت کا عالَم دیکھئے گا۔ حضرت قَیْس بن عاصِم رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں۔ لوگوں نے آکر عرض کیا: حُضُور! یہ جو لاش ہمارے پاس ہے، یہ کسی اور کی نہیں بلکہ آپ کے اپنے بیٹے کی ہے اور یہ شخص جس کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں، یہ آپ کا بھتیجا ہے، آپ کے اس بھتیجے نے، آپ کے جوان بیٹے کو قتل کر دیا ہے۔

حضرت اَحْنَف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت قَیْس بن عاصِم رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب یہ بات سُنی تو ایسا کمال کا حِلْم تھا، ایسی کمال کی قُوّتِ برداشت تھی، آپ اپنی جگہ سے اُٹھے بھی نہیں، جو بات آپ لوگوں کے ساتھ کر رہے تھے (ظاہِر ہے صحابیِ رسول ہیں، کوئی حدیثِ پاک سُنا رہے ہوں گے، کوئی دِینی مسئلہ سمجھا رہے ہوں گے تو) آپ نے وہ بات بھی درمیان میں نہیں

چھوڑی، پُوری فرمائی۔ پھر اپنے دوسرے بیٹے کی طرف رُخ کیا، فرمایا: اپنے بھائی کے لئے تجہیز و تکفین کی تیاری کرو! پھر اپنے بھتیجے کی طرف رُخ کیا (وہ بھتیجا، جس نے آپ کے بیٹے کو قتل کیا تھا، اس سے) فرمایا: اے بھتیجے! تم سے بہت بڑا گُناہ ہو گیا ہے (اس سے توبہ کرو!) اور (میں نے تو تمہیں معاف کر دیا، البتہ) مرنے والے کی ماں کو دِیّت دے کر راضی کر لو...!! حضرت اَحْنف رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس واقعے نے مجھے حِلْم سکھایا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے حِلْم ...!! اسے کہتے ہیں: برداشت۔ کاش! ہمیں بھی برداشت کرنا آجائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حِلْم کی تعریف اور وضاحت

حِلْم کا معنی ہے: **بُردباری، نَرم دِلی۔** امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی کو غُصَّہ آئے اور وہ کوشش کر کے، تکلّف کے ساتھ، نفس کو مَجْبُور کر کے غُصّے کو دَبا دے تو اس عَمَل کو کَظْمُ الْغَیْظ کہا جاتا ہے، یعنی غُصّہ پی لینا، اگر بار بار اسی طرح غُصَّہ پینے کی مَشْق کی جائے، یہاں تک کہ ایسی حالت ہو جائے کہ غُصَّہ آیا ہی نہ کرے اور اگر غُصَّہ آئے بھی تو اسے دبانے میں تکلّف سے کام نہ لینا پڑے بلکہ بآسانی غُصَّہ دَب جائے، اس کیفیت کو حِلْم کہا جاتا ہے۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: غُصَّہ پینے کی نسبت حِلْم زیادہ اَفْضل ہے، حِلْم عقل کے کمال کی دلیل ہے۔[2]

حِلْم اللہ پاک کی سُنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حِلْم اللہ پاک کی بھی صفت ہے۔ اللہ پاک کے پیارے پیارے

1...الاستیعاب، جلد:3، صفحہ:354، رقم:2164 بتصرف۔
2...اِحیاءُ العلوم، کتاب ذم الغضب...الخ، بیان فضیلۃ الحلم، جلد:3، صفحہ:218 ملتقطاً۔

ناموں میں ایک نام ہے: حَلِیم۔ اللہ پاک کے حق میں اس کا معنٰی ہے: **گنہگار کو مہلت دینا، اس پر فوراً پکڑ نہ فرمانا۔** لوگ کتنے گُناہ کرتے ہیں، اللہ پاک کی کیسی کیسی نافرمانیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اللہ پاک چاہے تو زمین پھٹ سکتی ہے، یہ نافرمان زمین میں دھنس سکتے ہیں۔ آسمان سے پتھر برس سکتے ہیں، بجلی گر سکتی ہے، نافرمان کا چہرہ بگڑ سکتا ہے، ہاتھ پاؤں ٹوٹ سکتے ہیں مگر اللہ پاک حِلْم والا ہے، وہ مہلت عطا فرماتا ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَؕ (پارہ:15، سورۂ کہف:58)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہارا رب بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے۔ اگر وہ لوگوں کو ان کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیتا تو جلد ان پر عذاب بھیج دیتا

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیت میں اللہ پاک کی رحمت اور مہلت کا بیان ہے کہ وہ بڑا بخشنے والا ہے کہ کروڑوں گناہ کرنے کے بعد بھی اگر کوئی مغفرت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو وہ بخش دیتا ہے اور ساری زندگی گناہوں میں گزارنے کے باوجود بھی اگر کوئی زندگی کے آخری لمحات میں توبہ کرلیتا ہے تو اللہ پاک اُسے معاف فرمادیتا ہے۔ یہ شانِ مغفرت بھی ہے اور شانِ رحمت بھی، اور شانِ رحمت میں یہ بھی داخل ہے کہ اس نے مہلت دی ہوئی ہے اور عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا بلکہ کفر و گناہ کے باوجود لوگوں کو دنیا کا رزق دیتا رہتا ہے۔[1]

حِلْم سُنّتِ انبیا ہے

اسی طرح حِلْم جو ہے، یہ **سُنّتِ انبیا** بھی ہے۔ جتنے انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام دُنیا میں

1... صراط الجنان، پارہ:15، سورۂ کہف، زیرِ آیت، 58، جلد:5، صفحہ:587۔

تشریف لائے، سارے ہی حِلْم والے تھے، برداشت والے تھے ❁ لوگ گالیاں دیتے، انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام برداشت کرتے تھے ❁ لوگ تکلیفیں پہنچاتے تھے، انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام برداشت فرماتے تھے ❁ لوگ بُرا بھلا کہتے تھے، انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام برداشت کرتے تھے۔ **بخاری شریف** میں حدیثِ پاک ہے، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا ذِکْر کرتے ہوئے فرمایا: (انہوں نے قوم کو نیکی کی دعوت دی تو) قوم نے انہیں شدید تکلیف پہنچائی، یہاں تک کہ خُون بہنا شروع ہو گیا، اب وہ اپنے چہرۂ مُبارَک سے خُون پونچھتے ہوئے کہہ رہے تھے: **اے اللہ پاک! میری قوم کو بخش دے، بے شک یہ نہیں جانتے۔**[1]

اللہُ اکبر! انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام جو دُعا فرمائیں، اللہ پاک فوراً منظور فرمالیتا ہے، جن کی دُعا سے عذاب اُتر سکتے تھے، بے ایمان زمین میں دھنس سکتے تھے، یہ ستانے والے، تکلیفیں پہنچانے والے منٹ سے پہلے موت کے گھاٹ اُتر سکتے تھے مگر یہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام کا حِلْم تھا کہ تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے بھی کہتے ہیں: اے اللہ پاک ہماری قوم کو بخش دے، ان پر عذاب نازِل نہ فرما۔

انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام کے حِلْم کی مثالیں

❁ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام جنہوں نے ساڑھے 9 سو سال تبلیغ فرمائی، آپ کے متعلق آتا ہے، لوگ آپ کو تکلیفیں پہنچاتے، جسمانی تشدد کرتے، یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو جاتے مگر جب ہوش آتا تو کہتے: اے اللہ پاک میری قوم کو بخش دے، بے شک یہ نہیں جانتے۔

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، صفحہ: 893، حدیث: 3477۔

(1) اسی طرح حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کو نمرود نے کیا کیا تکلیفیں نہ پہنچائیں، مَعَاذَ اللہ! آپ کو جلتی آگ میں بھی ڈالا گیا مگر آپ کا حِلْم ...!! سُبْحٰنَ اللہ! اتنی سخت تکلیفوں پر بھی زبان پر نہ شکوہ آیا، نہ قوم کے لئے تکلیف کی دُعا نکلی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو تکلیفیں پہنچائی گئیں، آپ نے برداشت کیا، حِلْم اختیار فرمایا۔ حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلام کو ستایا گیا۔ حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلام کو ستایا گیا۔ حضرت لُوط عَلَیْہِ السَّلام کو تکلیفیں دی گئیں۔ حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام کو تو شہید کر دیا گیا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے خِلاف سازشیں رچائی گئیں مگر قربان جایئے! یہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کا پاکیزہ انداز ہے، انہیں جتنی بھی تکلیفیں پہنچائی گئیں، یہ حِلْم، حِلْم اور حِلْم ہی کا مظاہرہ فرماتے رہے، کسی نبی عَلَیْہِ السَّلام نے جلد بازی سے کام لیا اور نہ ہی اپنی ذات کی خاطِر غُصّہ فرمایا بلکہ صبر و تحمل کے ساتھ ہر ستم برداشت ہی فرماتے رہے۔

حِلْم سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے

پھر اگر مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حِلْم مُبارَک کی بات کی جائے...! واہ! یہاں تو شان ہی نِرالی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تو ہر شان ہی سب سے اُونچی عطا کی گئی ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴ | ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو۔ (پارہ:29، سورۂ قلم:4)

جتنے اچھے اخلاق ہیں، جتنے اچھے اَوصاف ہیں، باقی انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کو جتنے عطا ہوئے تھے، اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کئے گئے۔ حِلْم بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ عطا کیا گیا۔ آیئے! حِلْم مصطفےٰ کے دو واقعات سُنتے ہیں:

1... فتح الباری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، جلد:6، صفحہ:637، زیرِ حدیث:3477۔

اُونٹ بیچنے والے کے ساتھ حِلْم

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا سے رِوایَت ہے کہ ایک بار مکی مَدَنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کسی دیہاتی سے کھجوروں کے بدلے میں ایک اُونٹ خریدا مگر جب ادائیگی کیلئے گھر تشریف لائے تو کھجوریں موجود نہ تھیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس دیہاتی سے فرمایا: اے عبد اللہ! ہم نے کھجوروں کے بدلے تم سے اونٹ خریدا مگر ادائیگی کیلئے کھجوریں موجود نہیں۔

یہ سُنتے ہی وہ دیہاتی زور زور سے چِلّانے لگا: ہائے دھوکہ! ہائے دھوکہ! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے جب یہ معاملہ دیکھا تو اس دیہاتی کو مارنے کے لیے دوڑے، اور کہا کہ تم رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کس طرح گفتگو کر رہے ہو؟ رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! اسے گفتگو کرنے کا حق ہے۔ یہ بات نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دو تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کھجوروں کا انتظام فرمایا اور اس دیہاتی کو عطا فرمادیں۔ اس نے عرض کیا: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا یعنی اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے آپ نے پُورا حصّہ بڑے عُمدہ طریقے سے عطا فرمادیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگوں میں سے بہترین وہ ہیں جو عُمدہ طریقے سے پُورا حصّہ دیتے ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حضور اکرم شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کس قَدر عَفْوو دَرْگُزر یعنی معاف فرمانے والے اور نِہایت شفیق و بُردبار تھے۔ سب کے سامنے سودے سے انکار کرنے کا اِلْزام لگانے والے کو بدلہ لینے کی طاقت و قُدرت کے باوُجُود مُعاف فرما کر حُسنِ اَخلاق کا مُظاہَرہ فرمایا۔

1... سبل الہدی والرشاد، جلد:7، صفحہ:20۔

جاؤ! تم سب آزاد ہو...!

منقول ہے: جس دن مکہ فتح ہوا، تب رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ والوں سے پوچھا: اے قُریش! تمہارا کیا خیال ہے، میں تم سے کیسا سُلُوک کرنے والا ہوں؟ اُنہوں نے عرض کی: نَظُنُّ خَیْراً، یعنی ہم آپ سے خیر ہی کی تَوقُّع رکھتے ہیں، نَبِیٌّ کَرِیْمٌ وَاَخٌ کَرِیْمٌ وَابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ وَقَدْ قُدِرْتَ، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کریم نبی ہیں، کَرِیْمُ النَّفْس بھائی ہیں اور ہمارے کریم و مہربان بھائی کے فرزند ہیں اور اللہ پاک نے آپ کو ہم پر قُدرت عطا فرمائی ہے، تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: آج میں تمہیں وہی بات کہتا ہوں، جو میرے بھائی یُوسف نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہی تھی، پھر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی:

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾ (پارہ:13، سورۂ یوسف:92)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے

اور فرمایا: جاؤ تم سب آزاد ہو۔[1]

کب تک برداشت کرتے رہیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! کیسا نرالا حِلْم ہے...!! لوگ تکلیف پہنچاتے ہیں، محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حِلْم کا اظہار کرتے ہیں۔ آج کل ہمارے ہاں جب حِلْم کی بات کی جاتی ہے، مُعاف کر دینے کی بات کی جاتی ہے تو لوگ کہتے ہیں: مجھے ہی صَبر کا مشورہ دیتے ہو، مجھے

1... سبل الہدی والرشاد، جلد:5، صفحہ:242۔

ہی مُعاف کرنے کا کہتے ہو، سامنے والے کو بھی تو دیکھو...!! اُس نے میرے ساتھ یہ کیا، میرے ساتھ وہ کیا، مجھے اتنی تکلیفیں پہنچائیں...!! آخر بندہ صبر کرے بھی تو کب تک کرے، کہاں تک کرے؟ بندہ برداشت کرے بھی تو کتنی کرے؟

جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں، ان سے سُوال ہے: ❁ کیا آپ کو کسی نے کنویں میں ڈالا ہے؟ ❁ کیا آپ کو غُلام بنا کر بازار میں فروخت کیا گیا ہے؟ ❁ کیا کسی کی وجہ سے آپ کو جیل میں سالہا سال بے گُناہ رہنا پڑا ہے؟ ❁ کیا کسی کی وجہ سے آپ کو اپنے والدین سے 30 سال تک جُدا رہنا پڑا ہے؟ اللہ پاک کے نبی حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ یہ سب کچھ ہوا ❁ آپ کو کنویں میں بھی ڈالا گیا ❁ آپ آقا تھے مگر آپ کو غُلام کے طَور پر فروخت بھی کیا گیا ❁ آپ بے گُناہ ہوتے ہوئے جیل میں بھی رہے ❁ والِدِ محترم کے ساتھ شدید محبّت کے باوُجود 30 سال ان سے جُدا بھی رہے، اس سب کے باوُجُود آخر میں آپ کی زبان مبارَک پر جانتے ہیں کیا جملے تھے؟ آپ کے بھائی جب شرمندگی کے ساتھ آپ کے سامنے حاضِر تھے، وہ ڈر رہے تھے کہ نا جانے آج ہمارے ساتھ کیا سلوک ہو گا۔ حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام نے بڑے اطمینان سے فرمایا:

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ (پارہ:13، سورۂ یوسف:92)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے حِلْم ...! یہ ہے برداشت...!! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی حِلْم اپنائیں، برداشت پیدا کریں، غُصّے میں بپھرنا نہیں بلکہ مُعاف کر کے ثواب کمانا سیکھیں۔ اللہ پاک ہمیں حلم کرتے ہوئے صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 54

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حلم و صبر کے کتنے فضائل ہیں اور یہ انبیائے کرام کی سنتوں میں سے ایک سنت بھی ہے ہمیں چاہیے کہ اپنے اندر حلم اور برداشت پیدا کریں اور مصیبتوں پر صبر کریں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ان جیسے بے شمار نیک اعمال کرنے کا خوب خوب ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا آپ بھی اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 دینی کاموں میں عملی طور پر حصہ لیجئے۔ یاد رہے! ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے روزانہ کا ایک دینی کام "نیک اعمال" کا رسالہ پُر (Fill) کرنا بھی ہے، شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" نیک بننے کا ایسا زبردست نسخہ ہے کہ ان پر پابندی سے عمل کرنے والا آہستہ آہستہ نیکیوں پر عمل کرنے والا بن جاتا ہے انہیں "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 54 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (یاد رکھئے! کسی مسلمان کا (بلا وجہ شرعی) دل دُکھانا کبیرہ گناہ ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحبّت کی اس نے مجھ سے مُحبّت کی اور جس نے مجھ سے مُحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

1...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343

ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ☆جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کے درمیان سو(100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے (99) رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[1] ☆جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[2] ☆دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ☆رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ☆ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔) ☆دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ قَبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[3] اِنْ شَآءَ اللّٰہ

1...معجم اوسط، ۵/۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲

2...شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

3...مسند احمد، ۴/۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

﴿اعلان﴾

ہاتھ ملانے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴿یاددھانی﴾

دو فرامینِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَآ إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ وَأَتُوبُ إِلَیْہِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

1…کنز العمال، 14/80، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 19 نومبر 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

ہاتھ ملانے کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔☆ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔☆ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔☆ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں☆ ہاتھ ملانے کے بعد خُود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔[1]☆ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔☆ اگر اَمرَد (یعنی خُوبصُورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[2]☆ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

منافقت سے بچنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "منافقت سے بچنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَ سُوۡءِ الۡاَخۡلَاقِ

1 ... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۷۲ بتغیر قلیل

2 ... دُرِّمُختار، ۹۸/۲

3 ... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۷۱ ملخصاً

ترجمہ: اے اللہ! میں مخالفت، منافقت اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(فیضان دعا، ص288)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو تَوبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

1 ... جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟ (8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟ (9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ (12) 12 منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟ (13) اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) غُصّے کا عِلاج کیا؟ (15) اپنا جائزہ لیا؟ (16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟ (18) مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟ (20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟ (21) فجر کے لئے جگایا؟ (22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟ (23) گھر درس ہوا؟ (24) مسجد درست دیا یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟ (26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) ایک مُشت داڑھی ہے؟ (28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟ (30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد یا صلوٰۃُ اللَّیل پڑھی؟ (34) اوّابین یا اِشراق و چاشت پڑھیں؟ (35) عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستِعمال نہیں کی؟ (38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت "دعوتِ اسلامی کا چینل" دیکھا؟ (40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟ (41) وقت پر قرض ادا کر دیا؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (43) صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟ (44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (45) تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟ (46) کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟ (48) والدین اور پیر و مُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) اِسراف سے بچے؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟ (52) زبان کے گناہوں سے بچے؟ (53) فُضول باتوں سے بچے؟ (54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار9نیک اعمال

(57)اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھا یا سُنا؟(59)ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60)ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61)مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟ (64)عَلاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد